باب: 67

امام جزولیؒ

(Imam Jazuli ra, ???-1465 AD)

الجزولیؒ کا اصل نام محمد ہے جب کہ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ مراکش کے شہر، سوس میں پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ کا تعلق بربر قبیلے، جزولہ سے تھا اس لیے آپ جزولی کے نام سے معروف ہوئے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے متعلق کہیں مصدقہ بیان نہیں ملتا۔ اسی طرح آپ کے والد اور دادا کے نام میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے تاہم آپ کے والد کا نام سلیمان بن ابی بکر بتایا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کا شجرۂ نسب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر میں ہی حاصل کی۔ البتہ اعلیٰ تعلیم کی غرض سے آپ فاس پہنچے اور یہاں کے مدرسہ الصفارین سے منسلک ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس مدرسہ کے احاطے میں جس کمرہ میں امام جزولیؒ نے قیام کیا تھا وہ حجرہ آج تک بھی محفوظ ہے۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد جزولیؒ، سوس اپنے گھر واپس آ گئے۔ اتفاقاً شہر میں ان دنوں ایک نامناسب واقعہ پیش آ گیا اور آپ پر اس میں ملوث ہونے کا الزام عائد کر دیا گیا۔ مگر اس وقت صورتحال کچھ ایسی ہو گئی تھی کہ اگر آپ اس کا اعتراف نہ کر لیتے تو خون خرابہ ہو جاتا، چناں چہ آپ نے اعتراف کر لیا لیکن آپ کو اپنا شہر چھوڑ دینا پڑا۔ اس واقعہ کے بعد آپ شمالی مراکش کی طرف چل پڑے۔ پہلے طنجہ میں کچھ عرصہ قیام کیا، پھر بلادِ مشرق پہنچے جہاں آپ نے اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ گزارا۔ یہاں کے قیام کے دوران آپ نے زیارات کی غرض سے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور بیت المقدس کا سفر بھی کیا۔ تقریباً 40 سال بعد آپ ایک بار پھر فاس آ گئے۔

فاس میں امام جزولیؒ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "دلائل الخیرات" تالیف کی۔ دلائل الخیرات، دعاؤں کا ایک مجموعہ ہے جو دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی کئی اور تصنیفات ہیں لیکن ان میں "حزب الفلاح" اور "حزب الجزولی" زیادہ نمایاں ہیں۔ حزب الفلاح بھی ایک دعا ہے۔ حزب الجزولی، آج کل "حزب الدائم لایزول" کہلاتی ہے اور شاذلی حلقہ میں کثرت سے پڑھی

جاتی ہے۔ امام جزولیؒ تصوف کے جید عالم ہونے کے علاوہ ایک بڑے فقیہ بھی تھے۔ آپ کو ابن الحاجب کی تصانیف "مدونہ" اور "المختصر الفراعی" مکمل طور پر حفظ تھیں۔

مراکش میں "اصحاب الدلیل" کے نام سے ایک مذہبی جماعت وجود میں آئی جس کا پسندیدہ مشغلہ یہ تھا کہ امام جزولیؒ کے مجموعہ ادعیاء "دلائل الخیرت" کو روزانہ پڑھتے اور باآوازِ بلند پڑھتے تھے۔ یہ لوگ اس کتاب سے حد درجہ عقیدت اور محبت بھی رکھتے تھے۔

جزولیؒ، سلسلہ شاذلیہ سے منسلک تھے۔ آپ مراکش کے اولیائے کبار میں شمار ہوتے تھے۔ ہزاروں لوگ آپ کے حلقہ ارادات میں تھے۔ اسفی کے قیام کے دوران تو آپ کے مریدوں کی اتنی بڑی تعداد ہو گئی تھی کہ شہر کے حاکم نے آپ کو وہاں سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔ اس پر کہا یہ جاتا ہے کہ امام صاحب کے منہ سے اس شہر کے لیے بے اختیار بددعا نکل پڑی۔ پھر اللہ کی طرف سے یوں ہوا کہ وہ شہر کوئی 40 سال تک پرتگیزی عیسائیوں کے قبضے میں چلا گیا۔

ایک اور روایت کے مطابق حاکم شہر نے سنہ 1465ء میں امام جزولیؒ کو زہر دلوا دیا جس کے نتیجے میں آپ چل بسے۔ آپ کا انتقال حالتِ نماز میں ہوا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کا ایک مرید، جس کا نام عمر بن سلیمان السیاف تھا، اس نے انتقام لینے کا تہیہ کر لیا اور حاکم شہر کے خلاف علم بغاوت بلند کر دی۔ اپنے مرشد کی لاش کو ایک تابوت میں محفوظ کرنے کے بعد مسلسل 20 سال تک ہر روز وہ اسے لیے سوس میں پھرتا رہا اور شہر میں توڑ پھوڑ کرتا رہا۔ جب عمر السیاف کا انتقال ہو گیا تب کہیں جا کر امام صاحب کے تابوت کو زمین کے سپرد کیا جا سکا۔

پھر یہ بھی ہوا کہ کوئی 70 سال کے بعد سلطان ابو العباس کے حکم پر ایک بار پھر اس تابوت کو زمین سے نکالا گیا اور اسے مراکش لایا گیا اور ریاض العروس کے مقام میں دفن کیا گیا اور ساتھ ہی اس پر ایک مقبرہ بھی تعمیر کروا دیا گیا۔

اس بارے میں ایک اہم ترین روایت ایسی بھی ملتی ہے کہ 90 سال کی اس ہنگامہ آرائی کے باوجود امام محمد جزولیؒ کی لاش جوں کی توں بلا کسی تغیر موجود تھی اور دیکھنے والے یہی خیال کرتے کہ جیسے آپ کا ابھی ابھی انتقال ہوا ہے۔

Siddiqui Publications